Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

(ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰ / ۶۵ | ۹ محرم ۱۳۹۶ھ ۱۲ صلح ۱۳۵۵ھش ۱۲ جنوری ۱۹۷۶ء | نمبر ۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرتؐ کے صحابہؓ نے جان دے کر اپنا اخلاص ثابت کیا

انہوں نے نہ عزت کی پرواہ کی نہ جان کی بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہوتے رہے

"صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو قربان کر دیا۔ نہ عزت کی پرواہ کی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے۔ اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔ ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے۔ جیسے کوئی ڈیوڑھی پر کھڑا سفر کے لئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔

لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو اور وقتِ موعود آ پہنچتا ہے۔ خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔ یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جائیں گے غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے؟ ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا۔ مگر اس کا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا۔ اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے لیکن اصل میں یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے، عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال مختلف عوارض کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون تحریک جدید شدید طور پر علیل ہیں اور انہیں علاج کی غرض سے سیالکوٹ لے جایا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طرف سے محترم نواب عبدالرحیم خانصاحب خالد کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار

محترم نواب صاحب مرحوم کی طرف سے چندہ تحریک جدید کی مد میں پانچ صد روپیہ کا عطیہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے محترم نواب عبدالرحیم خانصاحب خالد آف مالیر کوٹلہ (انڈیا) کی وفات پر اپنے ایک نوٹ میں دلی افسوس اور صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے محترم نواب صاحب مرحوم کی طرف سے چندہ تحریک جدید کی مد میں پانچ صد روپیہ کا عطیہ ارسال فرمایا ہے۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کا یہ نوٹ تحریک دعا کی غرض سے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"میرے میاں حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ کی پہلی زوجہ کے لڑکے نواب عبدالرحیم خالد جلسہ سے چند دن قبل ہندوستان میں انتقال کر گئے۔ مرحوم میرے ہم عمر ہی تھے۔ مجھے اپنے بچوں میں سب سے زیادہ عزیز تھے۔ وہ بھی سب سے زیادہ مجھ سے ہی پیار کیا کرتے تھے۔ اپنے آخری خط میں لکھا کہ آپ کے پیار کی وجہ سے دل چاہتا ہے کہ باپ کی طرح اپنی جان آپ پر قربان کر دوں۔ نیز آخری خط میں لکھا کہ آپ کا جواب میری وفات کے بعد آئے گا۔ ان کی وفات کا سن کر بہت افسوس ہوا۔ ان کی طرف سے مبلغ -/۵۰۰ روپے تحریک جدید کی مد میں بھجوا رہی ہوں۔ دعا کے لئے تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ والسلام

مبارکہ"

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۲ صلح ۱۳۵۵ھ ش
مؤرخہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۶ء

نئی نسلوں کا ایک اہم اور بنیادی فرض

ہم گزشتہ شمارہ میں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ احیاء و غلبۂ اسلام کا ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی پہلو یہ ہے کہ ہم احمدی ہونے کی حیثیت میں جن پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی ہے اسلام کی تعلیم اور جملہ احکام پر پورے تعہد کے ساتھ عمل کریں اور اسلامی اخلاق و آداب کو اس حد تک اپنائیں کہ ہمارے وجودوں میں اسلام کی پوری تصویر نمودار ہو اور ہماری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آئے۔ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض احیاء و غلبۂ اسلام ہی ہے اس لئے آپ نے احیاء و غلبۂ اسلام کے اس سب سے اہم اور بنیادی پہلو پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور احباب جماعت کو قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر کمال مستعدی اور تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی نہایت ہی موثر اور پُر درد انداز میں تلقین فرمائی ہے اور خبردار فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن مجید کے صدہا احکام میں سے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔

ہم نے اس کالم میں حضور علیہ السلام کے اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے ارشادات پیش کر کے واضح کیا تھا کہ ہمارے لئے اسلامی تعلیم اور جملہ قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونا صرف ہماری اپنی فلاح و نجاح کے لئے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اقوام عالم کو فلاح و نجاح کے راستہ کی طرف بلانے اور انہیں اس پر گامزن کرنے کے لئے بھی یہ امر ناگزیر ہے کہ ہماری زندگیاں اسلامی اخلاق و آداب کی جیتی جاگتی تصویر ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے اور انہیں اسلام کی آغوش میں لانے کا وسیلہ ثابت ہو۔

یہ ایک حقیقت ہے اور ایک دنیا اس کی معترف ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نصائح نیز اپنی قوت قدسیہ، باطنی جذب و کشش اور مقبول دعاؤں کی بدولت اپنے متبعین کو تعلق باللہ، محبت الٰہی، خشیت اللہ، تقویٰ، پاکیزگی نفس اور اخلاق فاضلہ کے نمایاں اوصاف سے متصف کیا اور اس طرح ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا۔ اس انقلاب کے زیر اثر ان کی زندگیوں میں اسلام کا ایسا حسین و جمیل اور دل موہ لینے والا نمونہ ظاہر ہوا کہ وہ اس چراغ کی طرح بن گئے جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے تو چاروں طرف اپنی روشنی پھیلاتا ہے اسی لئے وہ اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ قرار پائے۔ یہ انہی کندن کی طرح چمکنے والی ہستیوں کی مجاہدانہ کوششوں کا ثمرہ ہے کہ آسمانی بشارتوں کے عین مطابق خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت احمدیہ کو زمین کے کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے اور غلبۂ اسلام کے آثار نمایاں نمایاں اور روشن سے روشن تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اس حقیقت کے پیش نظر جماعت احمدیہ کی نئی نسلوں کا یہ فرض منصبی ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر ابتداءً لبیک کہنے والے خوش نصیب اصحاب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہی للّٰہیت، وہی خشیت، وہی فدائیت، وہی پاکیزگی، وہی اخلاق فاضلہ اور ان سب کا نچوڑ وہی روحانیت اپنے اندر پیدا کریں جو ان خوش نصیب اصحاب کا طرۂ امتیاز تھی تاکہ وہ نہ صرف خود اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہوں اور ان کی عاقبت محمود ہو بلکہ روحانیت کی پیاسی اور حق کی متلاشی دنیا کو حق و صداقت سے بہرہ ور کرنے اور خود اپنی ہی طرح دوسروں کی بھی کایا پلٹنے کا موجب بنیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئی نسلوں کی روحانی تربیت کے پیش نظر حال ہی میں جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ایک عظیم علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان فرمایا ہے۔ حضور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ پہلے وہ خود اسلامی اخلاق و آداب کا مطالعہ کریں، ان سے پوری طرح آگاہ ہوں، ان کے عملی تقاضوں کو سمجھیں، ان پر بدل و جان عمل پیرا ہوں اور پھر اسلامی اخلاق و آداب کو اپنی اولادوں کے بھی ذہن نشین کرا کے ان سے بھی ان پر عمل کرائیں اور اس بارہ میں اپنی کوشش کو اس انتہا تک پہنچائیں کہ ان کی اپنی اور ان کی اولادوں کی زندگیاں اسلام کا جیتا جاگتا نمونہ بن جائیں۔ اسلام انسانوں کی زندگیوں میں جو انقلاب لانا چاہتا ہے دنیا کو ان کی اولادوں کی زندگیوں میں اس کا دل موہ لینے والا عملی نمونہ نظر آ جائے۔ چنانچہ حضور نے اس عظیم علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"انسان کو خدا تعالیٰ نے جو مختلف جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں دی ہیں ان کے بارہ میں اسلام ہمیں تفصیلی ہدایات دیتا ہے۔ پہلے وہ اپنے ماننے والے کو وحشیانہ حالت سے اٹھا کر انسان بناتا ہے۔ اسے وہ ابتدائی اخلاق سکھا کر درجہ بدرجہ ترقی دیتا ہے اور آخر میں اسے باخدا بنا کر روحانی ترقی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔۔۔۔ اسلام چھوٹے سے چھوٹے معاملہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ وہ کھانے پینے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کے آداب بھی سکھاتا ہے اور پھر انسان کو باخدا انسان بنانے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام اسلامی آداب و اخلاق کو پہلے سمجھیں اور سیکھیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا میں اسلام کو قائم کر سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ غلبۂ اسلام بہرحال مقدر ہے لیکن یہ کام فرشتوں نے آ کر نہیں کرنا۔ یہ ہمیں نے کرنا ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم صحیح ذرائع اختیار کریں۔ پہلے خود اسلامی آداب و اخلاق کو سیکھیں اور پھر اپنی اولاد کو سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ میں اس وقت اس عظیم علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کو فوری طور پر اسلامی اخلاق و آداب کو مدون کرنے کے لئے ایسے علماء مقرر کر دینے چاہئیں جو اس بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے ارشادات کو اکٹھا کریں اور پھر انہیں جماعت کے مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کے سامنے ایسے طور پر پیش کریں کہ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں اور اپنی کمریں کس لیں۔ ہمیں پہلے اپنی فکر کرنی چاہئے پھر اپنی عورتوں اور آئندہ نسلوں کی فکر کرنی چاہئے۔ خدا کرے ہم اس میں کامیاب ہو جائیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو ایسے طور پر ڈھال لیں کہ ان میں اسلامی آداب و اخلاق کا نمونہ نظر آئے۔"

(الفضل ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۲)

حضور ایدہ اللہ کے اس انتہائی اہم اعلان اور افراد جماعت کی زندگیوں کو اسلامی آداب و اخلاق کے سانچوں میں ڈھالنے کے اس عزم بالجزم کے اظہار کے بعد ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی اخلاق و آداب سیکھنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائے اور اپنی ہر حرکت و سکون کا جائزہ لیتا رہے کہ آیا وہ اسلامی اخلاق و آداب کے مطابق ہے یا نہیں؟ اور پھر ہم میں سے ہر ایک کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہو اور انہیں اسلامی اخلاق و آداب کا پابند بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اس کے بغیر ہم غلبۂ اسلام کے اس عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ اسلام کا دنیا میں پھیلنا اور اس کا غالب آنا موقوف ہے اس امر پر کہ ہم دنیا میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم اسلامی اخلاق و آداب کو اس حد تک نہ اپنائیں کہ ہماری ہر حرکت و سکون اسلامی اخلاق و آداب کے سانچوں میں ڈھلی ہوئی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور غیب سے ایسے سامان کرے کہ ہم اور ہماری نسلیں یکسر نئے انسان بن جائیں جنہیں دیکھ کر دنیا خود بخود اسلام کی طرف کھنچی چلی آئے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ اہلیہ ملک عبدالحمید صاحب عارف صدر حلقہ دارالذکر لاہور گزشتہ ہفتہ سے شدید طور پر علیل ہیں۔ آج کل میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ زیادہ کمزور ہونے کی وجہ سے آکسیجن دی جا رہی ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشریٰ حمید۔ سلطان پورہ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے تراسی ویں جلسہ سالانہ (خواتین) میں

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب

احمدی مستورات اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کریں

(قسط ۳)

علم کے بعد دوسرا قدم اصلاح کا عمل ہوتا ہے۔ اگر کسی بیماری میں طبیب آپ کے لئے نسخہ تو صحیح تجویز کر دے لیکن آپ اپنی سستی سے وہ نسخہ استعمال نہ کریں تو بیماری کو آرام نہیں آئے گا۔ یہی حال روحانی بیماریوں کا ہوتا ہے آپ کو علم بھی ہو کر ترقی کیسے ہوگا لیکن عمل نہ کریں تو آپ ترقی نہیں کر سکتیں پس دینی علوم سیکھ کر قرآن مجید پڑھ کر اُن پر عمل کرنا اپنی زندگیاں قرآن مجید اور اسوۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق گذارنے سے ہی دینی اور دنیاوی ترقیات کا حصول ممکن ہے۔ ہر وقت جائزہ لیتی رہیں کہ کیا آپ کا کردار قرآنی تعلیم کے مطابق ہے کیا آپ کے اخلاق پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی جھلک نظر آتی ہے کیا ہماری پیشانیوں سے نورِ ایمان جھلکتا ہے کیا ہمارے دلوں میں اللہ تعالےٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق کہ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ
وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۔ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ ۝

(سورۃ توبہ آیت ۲۴)

(تو مومنوں سے کہدے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک اللہ تعالےٰ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا) اتنی محبت کہ ہم اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے لئے قربان کر دینے کے لئے طیار ہیں۔

اگر یہ کیفیت ہمارے دلوں کی ہے اور یقیناً ہونی چاہیئے تو ہمارا عمل بھی صحیح عمل ہوگا جس کے نتیجہ میں کامیابی ہمارے لئے مقدر ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ایک پاک جماعت کا قیام تھا۔ ایک انقلاب اپنے ماننے والوں کی زندگیوں میں پیدا کرنا تھا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد قرار کی طائفہ متقیین یعنی تقوےٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کل واحدہ پر متفق ہو کے اسلام کی پاک و مفید خدمات میں جلد کام آسکیں ۔ ۔ ۔ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو طیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے ۔ ۔ ۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ اس کی ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زندگی سے دور کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائیگا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے"

(ازالہ اوہام ۱۸۹۱ء ص ۵۲۴)

کے بیری عزیز ہمنوا یہ غرض تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا آپ کے ماننے والوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو اور وہ اپنی روشنی چاروں طرف دنیا میں پھیلائیں۔ اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنی برکات سے اپنی جدوجہد سے اپنے اعلیٰ اخلاق سے اپنی محبت سے اپنے کردار سے ایک نمونہ بنیں اسلام کی اعلیٰ تعلیم کا نمونہ بنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ بنیں۔ آپ کے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کا اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا اور نمونہ بنیں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہؓ کا

مکمل اصلاح اور اپنے معاشرہ کو برائیوں سے محفوظ رکھنے کا پہرا گھر سے محفوظ ماں کا قدم ہے۔ جس طرح دنیا سے اپنے کے لئے انسان اپنے آپ کو بھی تیار کرتا ہے بچوں کو بھی کرتا ہے اور اس کا بھی انتظام کرتا ہے کہ اردگرد کے لوگ تیار کروائیں بچوں کو اس جگہ جانے نہیں دیتا جہاں کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے یہی حال روحانی بیماریوں اور اخلاقی کمزوریوں کا ہوتا ہے آپ اپنے بچوں کو وہاں تو قدم بھی نہیں رکھنے دیں گی جہاں ہیضہ پھیلا ہے یا جہاں چیچک کا زور ہے یا اور کوئی متعدی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن ان لوگوں سے بچانے کی کوشش نہیں کریں گی جن کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کا خوف نہ ہو۔ قرآن مجید کی محبت نہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا کوئی شوق نہ ہو ہر ناچ گانوں کے شوقین تو ہوں لیکن روزانہ قرآن مجید کا ایک رکوع پڑھنے کا خیال نہ ہو جو روپیہ کمانے کی فکر میں تو ہوں مگر قرآنی انوار سے جھولیاں بھرنے کی خواہش نہ ہو جو مذہب کے لئے غیرت نہ رکھتے ہوں بلکہ مذہب کو ترقی کی راہ میں روک سمجھتے ہوں لازمی بات ہے کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ کا حکم ہے کہ

"كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ"

سچوں اور صالحین کی صحبت میں رہا کرو تربیت کا کام اچھی سوسائٹی مہیا کریں اپنے بچوں کو ایسے ناچ گانوں اور ناولوں کی بجائے۔ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کی محبت۔ اسلام کی محبت، وطن کی محبت، مذہب کے لئے غیرت، انسانی ہمدردی، اعلیٰ اخلاق، صحابہؓ کی پیروی، انصاف، غریب پروری، شجاعت، دعا کرنے کی عادت ان کے اندر پیدا کریں۔ تا وہ اس جذبہ کے ساتھ بڑھیں کہ اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھیں گے قوم وہی زندہ رہتی ہے جس کی ہر نسل اگلی نسل کی جگہ لینے اور اپنی نسل سے بڑھ کر قربانیاں دینے کو طیار رہے۔ جس قوم میں تعطل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہو جائے وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی
ہمارے ساتھ ہمارے خدا کا وعدہ
ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو ترقی دیگا۔
لیکن اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے پورا
ہونے کا قریب تر زمانہ ہمارا فرض ہے۔ جس کے
لئے ہم نے ہر قسم کی قربانیاں دینی ہیں
تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اور
اپنی اولاد کو بھی ان قربانیوں کے لئے
تیار کرنا ہے تا قربانیوں کا ایک تسلسل
قائم رہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی
برکتیں بھی مسلسل جاری رہیں۔ اس تسلسل کو
قائم رکھنے کا ایک ذریعہ وقف زندگی ہے
مجھے احساس ہے اور خدا کرے کہ
میرا یہ احساس غلط ہو کہ وقف زندگی کا
جو جذبہ جماعت میں پہلے تھا وہ کچھ کم
ہو گیا ہے۔ جب تک وقف کی روح کو ہم
زندہ نہیں رکھتے ہم منزل مقصود تک
پہنچنے میں روک بنتے ہیں۔ اور یہ کام وہی
نہیں کر سکتے ہیں اور بچوں میں وقف زندگی
کا جذبہ صرف اور صرف ماں پیدا کر سکتی
ہیں۔ بچہ تو ایک صاف ذہن لے کر پیدا
ہوتا ہے اس پر خوبصورت نقش پیدا
کرنا آپ کا کام ہے۔ اگر آپ بچپن سے
بچوں کے دلوں میں سچی محبت۔ دنیا
کمانے کی خواہش پیدا کریں گی تو بڑے
ہو کر ان کے دلوں میں وقف کا جذبہ نہیں
پیدا ہو گا۔ آپ کا بیٹا بڑا ہو کر لاکھوں
کمائے۔ کتنے دن کے لئے۔ یہ زندگی فانی
ہے۔ اگلی نسل کو یہ بھی علم نہ ہو گا۔ کہ کون
تھا۔ کس کا بیٹا تھا۔ لیکن وہی بیٹا اگر دین
کی خدمت کرے گا تو تاریخ میں اس کا نام
محفوظ ہو گا۔ آنے والی نسلیں رہتی دنیا تک
اس کا نام محبت سے لیں گی۔ رشک سے
لیں گی۔ دعائیں کریں گی۔ کوئی سوچنے کی بات
ہے۔ خود جائزہ لیں اور سوچیں۔ کتنا بڑا
کردار ادا کرنا ہے۔ آپ نے تاریخ احمدیت
میں۔ وقف کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دنیا
کے کاموں سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے بہت خوبصورت الفاظ میں اس
کی وضاحت فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:۔
"کوئی یہ سمجھ لیوے کہ انسان
دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ
نہ رکھے میرا یہ مطلب
نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ
دنیا کے حصول سے منع کرتا
ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت
کو منع فرمایا ہے یہ ہندوؤں
کا کام ہے۔ مومن کے
تعلقات دنیا کے ساتھ
جس قدر وسیع ہوں۔ وہ اس کے

مراتب عالیہ کا موجب ہوتے
ہیں۔ کیونکہ اس کا نصب
العین دین ہوتا ہے اور
دنیا اس کا مال و جاہ دین
کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل
بات یہ ہے کہ دنیا مقصود
بالذات نہ ہو بلکہ حصول
دنیا میں اصل غرض دین ہو
اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل
کیا جاوے کہ وہ دین کی
خادم ہو۔ جیسے انسان کسی
جگہ سے دوسری جگہ جانے
کے واسطے سفر کے لئے سواری
اور زاد راہ کو ساتھ لیتا
ہے تو اس کی اصل غرض منزل
مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے
نہ خود سواری اور راستہ
کی ضروریات۔ اس طرح
پر انسان دنیا کو حاصل
تو کرے مگر دین کا خادم
سمجھ کر۔ اللہ تعالیٰ نے جو
یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً۔ وہ دعا تعلیم فرمائی کہ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا
حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً۔ اس میں بھی دنیا
کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس
دنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت
حسنات کا موجب ہو جاتے ہے
(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۷۱)
اسی طرح وقف کے متعلق حضرت مسیح
موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں
اور تجربہ کر چکا ہوں اور
اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے اگر مجھے یہ کہا
کہہ دیا جاوے کہ اس وقف
میں کوئی ثواب اور فائدہ
نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ
ہو گا۔ تب بھی میں اسلام
کی خدمت سے رک نہیں
سکتا۔ اصل سے میں اپنا فرض
سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت
کو نصیحت کروں اور ہدایت
پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک
کو اختیار ہے کہ وہ اسے سچ
یا نہ سمجھے کہ اگر کوئی نجات
چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا
ابدی زندگی کا طلبگار ہے
تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی

وقف کرے اور ہر ایک اس
کی کوشش اور فکر میں لگے
جاوے کہ وہ اس درجہ اور
مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے
کہ میری زندگی۔ میری موت
میری قربانیاں، میری
نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں
اور حضرت ابراہیم کی طرح
اس کی روح بول اٹھے۔
اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
جب انسان خدا میں کھو
جاتا ہے خدا میں ہو کر نہیں
مرتا وہ نئی زندگی پاتا ہے۔
سکتا پس تم جو میرے ساتھ
تعلق رکھتے ہو۔ تم دیکھتے
ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا
وقف کیسی اپنی زندگی کی
اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر
تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں
کتنے ہیں جو میرے اس دعا
کو اپنے لئے پسند کرتے اور
خدا کے لئے زندگی وقف
کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"
(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۷۱)
پس وقف کی روح کو قائم رکھنا
اپنی اولاد میں سے کم از کم ایک کو اسلام
کی خاطر وقف کرنا ہر دیندار کا فرض
ہے۔
بہنوں کو یہ بات کبھی بھولنی نہیں
چاہئے کہ جماعت احمدیہ کو سب سے
بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت
میں عطا فرمایا ہے۔ اس انعام کی
قدر کرنا۔ اس کی بقا کے لئے دعائیں
کرتے رہنا۔ اس کے شایان شان قربانیاں
دیتے رہنا۔ اس کے استحکام کے لئے
جدوجہد کرتے رہنا ہر احمدی کا فرض ہے
اپنی اولادوں کے دلوں میں خلافت
کا احترام۔ خلافت سے وابستگی
خلیفہ وقت کی اطاعت پر یقین پیدا
کرنا کہ خلافت کے ساتھ ہی جماعت
کی ترقی وابستہ ہے آپ کا فرض ہے
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے
فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا
فرمائے اور ہم دنیا کو ایک پرامن
معاشرہ دے سکیں جس میں کوئی
فساد نہ ہو۔ حقوق اللہ اور حقوق
العباد کی صحیح ادائیگی کر کے
انسان کی سچی خیر خواہی کر کے دنیا کی
بڑی بڑی قوتوں کو اپنی دوست
اپنی ایجادوں۔ اپنی طاقت پر ناز ہے
ہمیں اپنے خدا پر ناز ہے اپنے

خدا کے پیار پر ناز ہے۔ اپنی بے مائگی
اور غربت پر ناز ہے اور اپنے خدا کے
ان وعدوں پر ناز ہے جو اس نے
اپنے مسیح سے کئے ہیں جن کے متعلق
ہمارے دل یقین سے پر ہیں کہ زمین
و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کے منہ
کی نکلی ہوئی بات نہیں ٹل سکتی پس دعائیں
کریں اور کرتی چلی جائیں کہ اللہ تعالیٰ
نے مہدی موعود کے ذریعہ جو بشارتیں
ہمیں دی ہیں وہ پوری ہوں اور ہماری
کوئی کمزوری ان بشارتوں کے پورا ہونے
میں روک نہ بنے۔ ہماری غلطیوں اور
کوتاہیوں کو معاف کر دے اور ہم اور
ہماری نسلیں اس کی محبت کے حصول
کے لئے قربانیاں دیتی چلی جائیں یہاں
تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے
نیچے جمع ہو جائے اور ساری دنیا کا
ایک ہی کلمہ اور نعرہ ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

صدقہ رد بلا کا موجب ہوتا ہے

جیسا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود
رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ چندہ تحریک جدید
بھی صدقہ جاریہ ہے اور صدقہ موجب
حدیث نبوی صلعم رد بلا کا موجب ہوتا
ہے۔ یہ میں خیال ہمارے ایک نوجوان
مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ضلع شیخوپورہ
نے ٹریکٹر خریدا تو رد بلا اور حصول
برکات کے لئے ۱۰۰ روپیہ تحریک جدید
کو ادا فرما دیا۔ مکرم چوہدری صاحب جماعت
کی دعاؤں کے طالب ہیں۔ آپ کے عزیز
اقارب کے لئے بھی جو جماعت میں شامل
نہیں دعاؤں کی درخواست ہے
(وکیل المال تحریک جدید)

قائدین کرام توجہ فرمائیں

ایسی مجالس جن میں نئے دو سال ۱۹۸۴-۱۹۸۵ء
کے لئے انتخاب قائد تا حال نہیں ہوا وہاں
امیر صاحب / پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں
درخواست کر کے قائد کا انتخاب جلد کروا کے
اور رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست تجنید برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر تا ۳۰ نومبر ۷۵ء

(۲)

بیگم امینہ عنایت صاحبہ	ناظم آباد کراچی	۵۰/-
بیگم نعیم صاحبہ	محمد علی سوسائٹی	۵۰/-
ماڈرن موٹرز	"	۱۰۰/-
ملک فضل حق خان صاحب	فیڈرل بی ایریا	۱۰۰/-
غلام فاطمہ صاحبہ	ڈرگ روڈ	۱۰۰/-
مسز ایم عثمان صاحب	ناظم آباد	۱۰۰/-
محمد عبداللہ خان صاحب در الٹیور	مسعود آباد	۱۲/-
شیخ انوار رسول صاحب	"	۲۲/-
عبدالنساء خانم صاحبہ	"	۲۲/-
سید تنویر مجتبیٰ صاحب	"	۶۰/-
سید تاثیر مجتبیٰ صاحب	"	۲۰/-
زکیہ خاتون صاحبہ	"	۳۵/-
ملک بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
محمد یعقوب صاحب	"	۱۰۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد یعقوب صاحب	"	۱۰۰/-
ڈاکٹر ذکیہ شمیم صاحبہ	"	۲۷۵/-
مسز ایس قاضی صاحبہ	"	۱۰/-
ڈپٹی محمد حسین صاحب	"	۳۰/-
بیگم رفیق احمد شاہ صاحب	"	۲۰/-
منیر احمد خان صاحب	"	۲۰/-
محمودہ بٹ صاحبہ	"	۱۵۰/-
منصور محمد شریف صاحب	"	۱۰۰/-
جمیلہ بشریٰ صاحبہ	"	۱۰/-
نجمہ ظفر صاحبہ	"	۲۰/-
امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم محمود بھٹی صاحب	"	۲۰/-
ملک مجید احمد صاحب	"	۲۰/-
لیفٹیننٹ اے ارشاد صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۵۰/-
ایم عثمان صاحب	ناظم آباد	۱۰۰/-
محمد ادریس صاحب KDA کوارٹرز کراچی	"	۱۰۰/-
محمد حسین صاحب	ڈرگ روڈ کینٹ	۵۰/-
چوہدری محمد شریف صاحب	"	۱۵/-
ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۲۵/-
خلیل الرحمن صاحب	"	۸۵/-
ڈاکٹر رشیدہ محسن صاحبہ	"	۵۰/-
شیخ محمد شریف صاحب	لائل پور	۱۰/-
والدہ صاحبہ اعجاز احمد صاحب	"	۱۰/-
مرزا وسیم احمد بیگ صاحب	"	۵۳/-
شیخ مقبول احمد صاحب	"	۱۰/-
ملک خدا بخش صاحب	"	۲۰/-
چوہدری عبدالحمید صاحب چک ۱۴۲ گ ب	"	۳۰/-
تسنیم صاحبہ بنت ماسٹر نواب دین صاحب بذریعہ محمودہ بیگم صاحبہ	ملتان	۵۰/-
عبدالسلام صاحب ڈسپنسر نشتر ہسپتال	"	۲۰/-
وسیم مجوکہ صاحب	تیمور روڈ	۵۰/-
شاہدہ خان صاحبہ	علی پور	۱۰/-
ڈاکٹر محمد خان صاحب	"	۱۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۱۴۵/۱۵۰ R جہانیاں	"	۱۰۰/-
محمد امین خان صاحب	بنوں شہر	۲۰/-
مسز شیریں نور احمد صاحب ناچور لطیف آباد	حیدر آباد	۵۰/-
سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ مع والد بزرگوار	"	۵۰/-
جہاں آرا بیگم صاحبہ	"	۱۰۰/-
سعید بشریٰ رحمن صاحبہ	"	۱۰/-
چوہدری محمد اکرم صاحب	"	۳۶/-
چوہدری محمد رشید صاحب	"	۱۰/-
شمیم الرحمان صاحب	"	۱۰/-
محمد شمس صاحب ایبٹی	گوجرانوالہ	۲۵/-
محمد اشفاق صاحب گوندل	"	۲۰/-
مبارک احمد صاحب ظفر سیکرٹری مال تلگڑی	"	۲۸/-
عبدالمجید صاحب ناصر	"	۱۰/-
عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال جاکے چٹھہ	"	۱۰/-
آمنہ بی شاہ صاحبہ	امریکہ	۳۰/-
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ منور احمد صاحب سعید	واشنگٹن	۱۰۰/-
اللہ اللہ بیگم صاحبہ مرحومہ بذریعہ مکرم نصرت مبشر	"	۵۰۰/-
صادق حیدر صاحبہ	لندن	۱۰/-
بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل	"	۲۰/-
بیگم لطیف صاحب لاہور چھاؤنی	حال لندن	۲۰/-
مرزا محمد عثمان صاحب		۴۰/-
محمد یامین صاحب صدیقی بالا بازار راولپنڈی		۳۶/-
ملک میراں بخش صاحب	محمودہ	۴۰/-
فضل حسین صاحب	چونترہ	۴۰/-
سید ظہور احمد صاحب	اسلام آباد	۱۰/-
ایم اے قدیر صاحب	"	۱۰۰/-
ڈاکٹر نصیرہ علیم صاحبہ	"	۵۰/-
محمد اسلم خان صاحب	"	۱۰/-
سید حسنات احمد صاحب	"	۱۷/۵۰
میاں عبدالخالق صاحب	"	۱۰/-
کمانڈر محمد سلیم احمد صاحب	"	۲۰/-
مس سلیمہ اختر ملک صاحبہ	"	۱۰۰/-
مبارک احمد صاحب شمس شالیمار	"	۲۲۰/-

(باقی)

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

ابھی سے کوشش فرمائیں کہ ۱۵ر تبلیغ (۱۵ر فروری) تک آپ اپنے ضلع کی سو فیصد مجالس سے فہرست تجنید مکمل طور پر مرکز میں ارسال فرما سکیں۔ اس اعلان کے ذریعے قائدین مجالس کو بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی فہرست تجنید اپنے قائد ضلع کو بھیج دیں۔ ایسے خدام جو کسی مجلس میں شامل نہیں ان کے پتہ جات بھی مہیا کریں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ کی تقریب رخصتانہ میرے مکان واقع دارالنصر غربی ربوہ پر مورخہ ۳۰ر دسمبر ۷۵ء بروز منگل بوقت چار بجے بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ تقریب میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، بعض دیگر خواتین مبارکہ نیز بعض اور بزرگوں نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر محترم مولانا سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر نعمت سے خیر و برکت کا موجب فرمائے آمین۔

(فتح محمد خان)

اندوہناک وفات

خاکسار کا بیٹا عزیز محمود احمد ناصر ۱۷ر دسمبر ۷۵ء کو ساڑھے چار بجے شام بعمر قریباً گیارہ سال فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم میرا ایک ہی بچہ تھا جو بڑھاپے کی عمر میں پیدا ہوا۔ اس کے سوا میری کوئی اولاد نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں میاں بیوی کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

اس موقع پر بہت سے احباب نے گھر پر تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرما کر میرے صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش فرمائی۔ ہم دونوں میاں بیوی ان سب کے ممنون ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(شیخ رشید احمد۔ دارالیمن ربوہ)

دعائے نعم البدل

عزیزم مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ احمدیہ جو ان دنوں ترکی زبان سیکھ رہے ہیں کی پہلی بچی عزیزہ عطیۃ القیوم ۱۱ر دسمبر ۷۵ء کو نمونیہ کی وجہ سے وفات پا گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس سے ایک ہفتہ پیشتر ان کے خسر صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ پے در پے دو نوں صدمے ان کے لئے اور ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے بہت صبر آزما ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

سنہ ۱۹۱۱ء سے ساتھی

(حکیم نظام جان اینڈ سنز)

اب نئے عزم اور نئے نام

مشہور دواخانہ

کی صورت میں آپ کی خدمت کر رہے ہیں

مشہور دواخانہ (چوک گھنٹہ گھر) گوجرانوالہ فون ۲۸۲۲۱

ربوہ فون ۶۳۸۷ ٭ ٹنڈو محمد خان

ھوالشافی

بانجھ پن STERILITY

کا مجرب علاج

سٹریلیٹی کیور (STERILITY CURE)

قیمت مکمل کورس ۲۲/۵۰ خرچ ڈاک ۲/۳۰

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزا و سزا کا انکار کرنے سے ہر قسم کی بدیوں پر دلیری پیدا ہو جاتی ہے

جزا و سزا کا سلسلہ اس دنیا میں بھی جاری و ساری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الماعون کی آیت ارءیت الذی یکذب بالدین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جب بھی جزا و سزا کا منکر کوئی انسان ہو جائے گا اسے ہر قسم کی بدیوں پر دلیری پیدا ہو جائے گی۔ ہزاروں ہزار نیکیاں انسان ڈر کے مارے کرتا ہے اور ہزاروں ہزار نیکیاں انسان امید کے ساتھ کرتا ہے۔ جزا و سزا سے مراد اُخروی جزا و سزا ہی نہیں بلکہ جزا و سزا کا سلسلہ اس دنیا میں بھی چلتا ہے اور قرآن کریم میں متواتر بیسیوں جگہ پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگلے جہان سے ہی جزا و سزا شروع نہیں ہوتی بلکہ اسی جگہ سے شروع ہو جاتی ہے۔ انبیاء کے منکروں پر جو عذاب آتا ہے یا قانونِ قدرت کو توڑنے والوں کو جو سزائیں ملتی ہیں وہ اگلے جہان سے شروع نہیں ہوتیں بلکہ اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہیں۔ پس اس جگہ یہ مراد نہیں کہ جو جنت و دوزخ کا قائل نہیں بلکہ مراد اعمال کا بدلہ ہے خواہ اس دنیا میں ملے خواہ اگلے جہان میں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جو جنت و دوزخ کے قائل نہیں لیکن جزا و سزا کے قائل ہیں وہ بھی ہزاروں بدیوں سے بچے رہتے ہیں مثلاً بعض لوگ ایسے ہیں جو قومی خرابیوں کے نتائج کے قائل ہیں وہ یہ مانتے ہیں کہ بعض قسم کے کیریکٹر پیدا ہو جائیں تو قوم تباہ ہو جاتی ہے اور بعض قسم کے کیریکٹر پیدا ہو جائیں تو قوم تباہی سے بچ جاتی ہے۔ مثلاً تعلیم اگر کسی قوم میں آ جائے، سچ کی عادت اگر کسی قوم میں راسخ ہو جائے، محنت کی عادت اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائے، قربانی اور ایثار کا مادہ اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائے تو وہ قوم ترقی کر جاتی ہے۔ یہ بھی جزا و سزا ہی ہے۔ چنانچہ جن قوموں میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ان باتوں کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور پیدا ہوتا ہے وہ اپنی اصلاح کر لیتی اور ترقی کر جاتی ہیں۔ یورپ کی قومیں چونکہ عیسائیت کی قائل ہیں اس لئے وہ جزا و سزا کی منہ سے قائل ہیں مگر عملاً دہریہ ہیں آئندہ زندگی کی امید ان میں سوائے جہال کے یا سوائے پادریوں کے ایک خاص طبقہ کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی لیکن انہوں نے تاریخ کے گہرے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ ضرور نکال لیا ہے کہ عام طور پر لوگوں میں جو یہ خیال پایا جاتا ہے کہ بعض کام بے نتیجہ رہ جاتے ہیں یہ بالکل غلط ہے کوئی کام بے نتیجہ نہیں رہتا۔ انفرادی کام بھی اور قومی کام بھی۔ ہر کام کے نتائج آخر ضرور نکلتے ہیں۔ اچھے کام کے اچھے نتائج نکلتے ہیں اور برے کام کے برے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی رضامندی یا ناراضمندی کی خاطر نہیں بلکہ جو قانونِ قدرت انہیں دنیا میں رائج نظر آتا ہے اسے دیکھتے ہوئے وہ اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ ایسا کوئی فعل نہیں جو بے جزا یا بے سزا کے رہے اس وجہ سے وہ قومی اخلاق پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سچ اس لئے نہیں بولتے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو گا وہ سچ اس لئے نہیں بولتے کہ سچ بولنے سے جنت ملتی ہے بلکہ وہ سچ اس لئے بولتے ہیں کہ سچ کے بغیر اعتبار پیدا نہیں ہوتا اور اعتبار کے بغیر تعاون پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ہم سچ نہیں بولیں گے تو غیر قوموں میں ہمارا اعتبار نہیں رہے گا اور ہماری تجارت ترقی نہیں کرے گی۔"

(تفسیر کبیر سورہ الماعون صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجالس کی فہرست ہائے تجنید مع مکمل کوائف جلد تیار کر کے مرکز میں ارسال کریں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم شیخ محمد الدین صاحب مرحوم و مغفور سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ وفات پا گئیں

——— اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ———

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم شیخ محمد الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب (سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ) سیکرٹری صدیقۃ المبشرین ربوہ و مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ کی والدہ ماجدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ ۱۰ جنوری ۱۹۷۶ء کو ۲ بجے بعد دوپہر اپنے فرزند مکرم شیخ فضل احمد صاحب کے ہاں ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعمر قریباً ۸۶ سال وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ ۱۱ جنوری کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ بہت مخلص، دعا گو، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ نظافت اور صلہ رحمی بھی آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ اپنے خاوند مرحوم کے ساتھ خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں قادیان آئیں اور ان کے ہمراہ لمبے عرصہ تک سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا و حضرت سیدہ اُمِّ ناصر رضی اللہ عنہا سے خاص تعلق تھا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بہت محبت اور غیرت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو بہت سی دینی اور دنیوی برکات سے نوازا۔ آپ نے پانچ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں اور اسی کے قریب پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں پر مشتمل وسیع اور خوشحال خاندان اپنی یادگار چھوڑا جن میں سے دو یعنی محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر واقف زندگی ہیں باقی بیٹے یعنی مکرم شیخ نذیر احمد صاحب شیخ مکرم شیخ فضل احمد صاحب اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب بھی سلسلہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی خدام میں سے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

دس لاکھ چینی عوام نے چو این لائی کا آخری دیدار کیا

آنجہانی وزیر اعظم کو پیکنگ کے انقلابیوں کے قبرستان میں آخری رسوم ادا کی جائیں گی

پیکنگ ۱۲ جنوری۔ غمزدہ چینی عوام کل بھی قطار در قطار پیکنگ ہسپتال میں اپنے محبوب رہنما چو این لائی کا آخری دیدار کرتے رہے۔ انہوں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی ہوئی تھیں وہ اس عظیم انقلابی کو آخری خراج عقیدت پیش کرنے آئے تھے جس نے ان کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ آخری دیدار کر کے جانے والوں کے چہروں سے غم و اندوہ نمایاں تھا۔

وسطی ڈسٹرکٹ میں بھی لوگوں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔ پارٹی کے سینئر ارکان، سرکاری حکام اور عوام کے نمائندوں کو بھی چو این لائی کے آخری دیدار کی اجازت دی گئی ہے۔ غیر ملکیوں کو اس کی اجازت نہیں اور جنازے کے ساتھ لگنے والے بازاروں میں آمد و رفت کی اجازت نہیں۔ یہ تعزیتی رسم جمعرات تک جاری رہے گی۔ خیال ہے کہ کامریڈ چو این لائی کی پیکنگ کے مغربی علاقہ میں واقع انقلابیوں کے قبرستان میں آخری رسوم ادا کی جائیں گی۔

ایک اندازہ کے مطابق دس لاکھ افراد نے چو این لائی کا آخری دیدار کیا۔

اعلانِ تعطیل

۱۴ جنوری بروز منگل ملک میں یوم عاشورہ کی وجہ سے تعطیل عام ہے اور ڈاک خانہ بھی بند رہے گا اس لئے اس تاریخ کو الفضل کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(منیجر الفضل)

محترمہ حمیدہ خلجی صاحبہ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ حمیدہ خلجی صاحبہ ڈی پی آئی جامعہ نصرت ربوہ لندن میں ۹ جنوری ۱۹۷۶ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ ۱۵ جنوری بروز جمعرات ربوہ (محلہ دار النصر غربی) پہنچ رہا ہے۔

(ہاجرہ بیگم ہمشیرہ خلجی مرحومہ)